انجینئر احسن عزیز شہید رحمۃ اللہ علیہ

''امیرِ ما! ایں سر در رہِ خدا حاضر است''

(۲۴ ر ذوالقعدہ ۱۲۴۶ھ)

۶ رمئی ۱۸۳۱ء کو سرزمینِ بالاکوٹ پر اپنے آخری معرکے میں امیر المؤمنین سید احمد شہیدؒ اور ارباب بہرام خان شہیدؒ (پشاور) کے درمیان ہونے والا مکالمہ۔

(میاں عبدالقیوم صاحب کی روایت ہے کہ جب آپ (امیر المؤمنین) نیچے کی مسجد میں تشریف لائے وہاں سکھوں کی گولیاں اولے کی طرح برستی تھیں، کوئی آدھ گھڑی ٹھہر کر دادا سید ابوالحسن سے فرمایا کہ نشان لے کر آگے چلو، پھر باآوازِ بلند تکبیر کہتے ہوئے آپ حملہ آور ہوئے۔ اس وقت ارباب بہرام خاں آپ کے آگے آگے گویا سپر بن کر چلے تھے...... سیرت سید احمد شہید۔ از مولانا ابوالحسن علی ندوی۔ جلد: ۲، ص: ۴۶۴)

گُنہار کے کنارے
زوروں پہ معرکہ تھا
بہرام خانؒ، سیّد احمدؒ سے جا کے بولے:
''اے امیرِ ما! اجازت؟
اک بات عرض کرلوں
مشکل سے آ پڑی ہے......
میداں میں فوجِ باطل
ہر چار سو کھڑی ہے
کیوں نہ غنیم کے ہم، نرغے سے نکل جائیں؟
خطرے کی یہ گھڑی ہے!''
سیّدؒ یہ سُن کے بولے:
بہرام خانؒ بھائی...... جانے بھی دیجیے اب!
ہم ہند سے نکل کر......
مہران کی وادی سے......
بولان کے درّے سے......
قندھار کے صحرا سے......
کابل تلک جو آئے!

سرحد میں پھر پہنچ کر
اللہ کے علَم کو
اُونچا کیا جو ہم نے
سارا سفر یہ اپنا
جس وقت کے لیے تھا
وہ وقت بس یہی ہے!
تھا انتظار جس کا
خاں جی! یہ وہ گھڑی ہے
''منزل'' تو آ گئی ہے!''
بہرام خاںؒ کے دل کی
ہی بات تھی یہ گویا
کہنے لگے جواباً:
''لبیک امیرِ ما! بس!
میں آپ ہی کی خاطر
یہ بات کہہ رہا تھا
میرا بھی عزم ورنہ
کچھ اور تو نہیں تھا!